رہے ہیں کہ جسم تروتازہ ہو رہا ہے اور ساتھ ساتھ علمی مطالعہ سے بشاشت قلبی اور علمی تشنگی سے سیرابی بھی ہو رہی ہو رہی ہے۔ قارئین کرام بلاشبہ یہ واقعات حیرت انگیز ہیں۔ لیکن تاریخ میں ایسے واقعات کی کمی نہیں۔ فخر الدولہ کے مشہور زمانہ وزیر ابوالقاسم اسمٰعیل بن ابوالحسن کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ سفر و حضر میں اپنے ساتھ چار سو اونٹ رکھتا جن پر اس کا کتب خانہ لدا ہوتا اور اکثر اوقات فرصت علمی مطالعہ میں بسر کرتا ہے

اولٰئک آبائی فجئنی بمثلھم

اذا جمعتنا یا جریر المجامع

ماضی قریب میں مسلم ریاستوں کے حکمرانوں، نوابوں نے اس سلسلہ میں جو کچھ کیا وہ بھی کچھ کم نہیں تھا۔ حیدر آباد دکن کے عثمانی فرماں رواؤں، نوابوں نے دکن یونیورسٹی قائم کی۔ قابل قدر علماء و فضلا کے وظیفے اور الاؤنس جاری کئے ریاست بہاولپور کے نواب محمد صادق خان خامس مرحوم بڑے علم دوست اور علم پرور فرماں تھے اس سلسلہ میں انہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ ابھی ماضی قریب میں موجودہ مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور کراچی یونیورسٹی کو لکھو کھا کے گراں قدر عطیات سے نوازا اور حال ہی میں لاہور کے اسلامیہ ہائی سکول کو پچاس ہزار کی خطیر رقم بخش کر مسلم حکمرانوں کی ماضی کے عظیم کارناموں کی ایک جھلک دکھائی اللہ تعالیٰ صدر مملکت اور جنرل موصوف کو اس جذبہ خیر سے مزید بہرہ ور فرمائے۔ بہر کیف یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مسلم حکمرانوں، فرماں رواؤں کا ضمیر و خمیر ہی خدمت علم و اہل علم۔ علم دوستی و علم پروری سے مرکب ہے جس کو اغیار نے بھی تسلیم کرتے ہوئے داد و تحسین کے پھول نچھاور کئے۔

اے کاش صدر مملکت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں اسلامی نظام تعلیم رائج کرتے وقت مشرقی زبانوں عربی، فارسی اور اردو کو ان کا جائز مقام عنایت فرماتے۔ قول سے نہیں عمل سے۔ گفتار سے نہیں بلکہ کردار سے۔ اللھم وفقہ۔